

فنِ تخریج حدیث: ایک مطالعہ

ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر

ڈائریکٹر سیرت چیئر اسلامیاہ یونیورسٹی، بہاولپور

لغوی مفہوم:

- ۱۔ تخریج اخراج سے لیا گیا ہے جس کے معنی خارج ہونے کے ہیں۔
 - ۲۔ کسی ایک چیز میں دو متضاد معاملات کا اکٹھا ہونا بھی تخریج کہلاتا ہے، اس لفظ تدریب اور توجیہ ہیں (۱)۔
- احمد بن فارس نے ”خرج“ کے معنی لکھے ہیں:
- ۱۔ النفاذ عن الشيء: (کسی چیز سے نکالنا)۔

۲۔ اختلاف اللونین: (دو رنگوں کا اختلاف) (۲)

ابن منظور نے لکھا ہے: خارج کل شیء: (ہر چیز کا ظاہر)، وخرجت خوارج فلان، ظہرت نجابتہ: (اس کی شرافت ظاہر ہوگئی)، وخراج: اسم لعبة لهم معروفة، وهو ان يمسك احدهم شيئاً بيده ويقول لسائرهم: اخرجوا ما في يدي: (یہ ایک معروف کھیل کا نام ہے وہ اس طرح سے کہ ایک شخص کسی چیز کو اپنے ہاتھ میں پکڑتا ہے، اور باقی لوگوں سے کہتا ہے جو میرے ہاتھ میں ہے اسے نکالو) (۳)

امام لغوی نے آیت: ﴿اخرج ضحها﴾ کی تفسیر میں لکھا ہے: ای ابرز و اظهر نہارها (۴) (اس نے اپنے دن کو ظاہر کیا)، العجم الوسيط میں ہے:

- ۱۔ خرج خروجا: برز من مقره او حاله وانفصل: (وہ اپنے مقام سے نکلا یا کسی حالت سے نکلا اور الگ ہو گیا)۔
- ۲۔ خرجت السماء: اصحت وانقشع عنها الغيم: (آسمان صاف ہو گیا اور اس سے بادل چھٹ گئے)۔
- ۳۔ خرجت خوارج فلان: خرجت نجابتہ: (اس کی شرافت ظاہر ہوگئی)۔
- ۴۔ خرج من الامر او الشدة: خلص منه: (وہ معاملے اور سختی سے نکل گیا، یعنی نجات پا گیا)۔
- ۵۔ خرج من دينه: قضاہ: (اس نے قرض ادا کر دیا)۔
- ۶۔ خرج على السلطان: تمرد: (اس نے حکمران کے خلاف شرکشی کی)۔
- ۷۔ خرج في العلم او الصناعة: (وہ علم میں یا کسی صنعت میں فائق ہو گیا)۔

فن تخریج حدیث

۸۔ اخرج الحديث: نقله بالاسانيد الصحيحة (اس احادیث کو صحیح اسانید سے نقل کیا) (۵)۔

مصباح اللغات میں ہے: خرج ومخرجاً من موضوعه: نكأ، في العلم: فأنق بونا، ب: نكأنا، عليه: جنگ کے لئے نكأنا، الرعية على الملك: سرکشی وبغاوت کرنا، الى فلان من دينه: ادا کرنا، خرج من المكار: نكأنا، الارض: خراج مقرر کرنا، خرج المسلمة: مسئلہ کی توجیہ کرنا، خرج الولد في الادب: مہذب و تجربہ کار بنانا، العمل: ایک دوسرے کے مخالف مختلف قسم کے کام کر دینا، خرج الغلام اللوح: کچھ لکھنا اور کچھ چھوڑ دینا (۶)۔
اصطلاحی مفہوم:

۱۔ تخریج سے مراد اصلی مصادر میں سے حدیث کے مقام کی دلالت ہے جس سے اس کو سند کے ساتھ بیان کیا گیا ہو۔ پھر ضرورت کے وقت اس کا مرتبہ بیان کرنا ہے۔

۲۔ کسی چیز کو باضابطہ انداز سے لکھنا اور اس کا پورا حوالہ دینا تخریج کہلاتا ہے۔

۳۔ کتب فقہ و تفسیر وغیرہ کی احادیث کو جداگانہ مجموعوں میں جمع کرنا۔

۴۔ حدیث کی کسی کتاب سے خاص قسم کی احادیث مثلاً مرفوع، متصل، مرسل وغیرہ کو الگ کرنا۔

۵۔ حدیث کا حوالہ دینے کے لئے سب سے پہلے یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ یہ حدیث ہمیں کہاں سے ملے گی۔ اس کی درست نشاندہی کرنے کو تخریج حدیث کہتے ہیں (۷)۔

غماری نے لکھا ہے:

۱۔ تخریج احادیث کو ان کتابوں کی طرف منسوب کرنا ہے۔ جن میں وہ بیان ہوئی ہیں، ان پر صحت اور

ضعف کے لحاظ سے کلام کیا جائے یا محض اصل کتب کی طرف منسوب کر دیا جائے (۸)۔

۲۔ اخرج: اس کا مطلب حدیث کو اسناد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ تک رواۃ کا بیان ہے اگر مرفوع

ہو، اگر مقطوع ہو تو تابعی تک بیان ہے (۹)۔

ابن الصلاح نے کہا: محدثین کے ہاں تصنیف کے دو طریقے ہیں: احداہما: التصنیف علی

الابواب وهو تخریجہ علی احکام الفقہ وغیرہا (۱۰) (ایک ابواب کے لحاظ سے تصنیف وہ احکام فقہ وغیرہ کے لحاظ سے تخریج ہے)۔ اس کا مطلب لوگوں کے سامنے لانا اور اپنی کتاب میں بیان کرنا ہے۔

اخرج الحدیث کا معنی اصل کتب میں اس کا بیان کرنا ہے، امام خوافی نے لکھا ہے: التخریج اخرج

المحدث الاحادیث من بطون الاجزاء والمشیخات والکتب ونحوها، وسياقها من مرویات نفسه او

بعض شیوخہ او اقرانہ او نحو ذالك، والكلام علیہا وعزوہا من رواہا من اصحاب الکتب

والدواوین (۱۱)

(محدث کا احادیث کو اجزاء احادیث، مشیخات، اور کتب سے روایت کرنا ہے۔ اسے اپنی مرویات میں سے یا

فن تخریج حدیث

اپنے بعض اساتذہ کی مرویات سے یا اپنے ہم عصروں وغیرہ سے روایت کرنا، ان پر گفتگو کرنا، اور کتب احادیث اور دواوین احادیث میں سے جس کسی نے بیان کیا تو اس کی طرف منسوب کرنا ہے۔

امام سیوطی نے اپنی کتاب الجامع الصغیر میں فرمایا: بالغت فی تحریر التخریج (میں نے تخریج کی پوری کوشش کی)۔

امام عبدالرؤف المناوی نے سیوطی کی اس عبارت کی شرح میں لکھا ہے: بمعنی اجتهدت فی تہذیب عزو الاحادیث الی مخرجیہا من ائمة الحدیث، من الجوامع والسنن والمسانید، فلا اعزو الی شیء منها الا بعد التفتیش عن حاله وحال مخرجه، ولا اکتفی بعزوہ من لیس من اہلہ۔ وان جل۔
کعظماء المفسرین (۱۲)۔

(میں نے احادیث کو ان کے اصل مصادر کی طرف منسوب کرنے کی انتہائی کوشش کی ہے۔ ائمہ حدیث میں جس امام نے اس حدیث کو اپنی الجامع، السنن، یا، المسند میں روایت کیا۔ میں کسی حدیث کو اس کو بیان کرنے والے کی طرف تحقیق کے بغیر منسوب نہیں کروں گا۔ اور نہ اس کو اس کی طرف منسوب کروں گا۔ جو اس کا اہل نہ ہو اگرچہ وہ عام لحاظ سے بڑا آدمی ہو جیسے عظیم مفسرین)۔

ان تمام تعریفوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اصطلاحی لحاظ سے تخریج حدیث کا مطلب ہے۔ اس حدیث کو اس کتاب کی طرف منسوب کرنا جس میں ابتداء میں بیان ہوئی ہو، خواہ وہ کتاب مسند ہو، یا جامع ہو، یا سنن ہو یا معجم ہو۔ اگر ابتدائی طور پر کسی بھی اصل کتاب میں ہو خواہ وہ چھوٹی کتاب ہو جیسے امام بخاری کی جزء رفع الیدین یا جزء القراءة وغیرہ۔ کیونکہ امام بخاری امیر المؤمنین فی الحدیث اور ابتدائی محدث ہیں، اگر کوئی حدیث صحیح بخاری یا صحیح مسلم میں آگئی تو صحت بتانے کی ضرورت نہیں، کیونکہ ان کتب کی صحت پر اتفاق ہے ورنہ اگر اسنن کی کسی کتاب میں ہو تو صحت کا جاننا ضروری ہے، اس سلسلہ میں معروف محدث الشیخ محمد ناصر الدین البانیؒ کی کتب صحیح سنن ترمذی، صحیح سنن ابی داؤد، صحیح سنن نسائی، اور صحیح سنن ابن ماجہ بہت مفید ہیں، انہوں نے چاروں سنن کی ضعیف بھی الگ کر کے لکھی ہیں جو چھپ گئی ہیں، اسی طرح انکی دیگر کتب سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ، اور سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ میں بھی انہوں نے احادیث کی وضاحت کر دی ہے۔ جزاء اللہ خیراً۔

تخریج حدیث کی اہمیت:

فن تخریج حدیث کو جاننا علم حدیث کے طالب علم کے لئے بے حد ضروری ہے، اس علم کی اہمیت اس بات سے ظاہر ہے کہ ہر دینی گفتگو اور تحریر میں احادیث کا ذکر آتا ہے، جن کا اعتبار احادیث کے ماخذ اور مراتب کے علم پر موقوف ہے۔

فن تخریج حدیث

تخریج احادیث اس لئے بھی ضروری ہے کہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ حدیث کے اصلی مصادر تک کیسے رسائی ہو سکتی ہے، علم حدیث کا کوئی طالب علم کسی حدیث سے اس وقت تک استفادہ نہیں کر سکتا جب تک اسے پتہ نہ چلے کہ مصنفین نے کس کتاب میں سے بیان کیا ہے، تخریج حدیث کے ذریعے ہی حدیث کے اصلی مصادر اور ان ائمہ کا پتہ چلتا ہے جنہوں نے اس کو بیان کیا ہو۔

تخریج حدیث کے فوائد:

علم تخریج حدیث کے بے شمار فوائد ہیں جن میں چند ایک درج ذیل ہیں:

- ۱۔ معرفت مصدر یا مصادر حدیث:
- حدیث کی تخریج سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اس حدیث کو کن اماموں نے اپنی کتابوں میں کن مقامات پر شامل کیا ہے۔
- ۲۔ اگر ایک حدیث کسی ایک ہی کتاب میں کئی مقامات پر ہو مثلاً صحیح بخاری میں وہ پانچ مقامات پر ہو تو اس کی پانچ سندوں کا پتہ چلتا ہے، اسی طرح سے حدیث کی دس بارہ کتابوں سے وہ حدیث مل جائے تو ہمیں اس حدیث کی کئی سندوں کا پتہ چلتا ہے، اس کے مختلف پہلوؤں پر غور کیا جاسکتا ہے۔
- ۳۔ کثرت اسناد کی معرفت سے سند کی پوری معلومات حاصل ہوتی ہے اور مختلف سندوں کا تقابل کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ کوئی حدیث معضل ہے کوئی مرسل اور کوئی منقطع ہے۔
- ۴۔ کثرت طرق حدیث سے اگر ایک حدیث ایک سند سے تو ضعیف ہو، اور دوسری سند سے وہ صحیح ہو یا ایک سند سے منقطع ہو تو ممکن ہے کہ دوسری سند سے متصل ہو، اس سے مزید معلومات حاصل ہوتی ہیں۔
- ۵۔ کثرت طرق حدیث سے ہمیں احادیث کی متابعت اور شواہد مل جاتے ہیں جن سے ہم ضعف کی بجائے اس پر حسن کا حکم لگا سکتے ہیں۔
- ۶۔ حدیث کے بارے میں مختلف ائمہ کے اقوال ملتے ہیں کہ انہوں نے اس کی صحت یا ضعف کے بارے میں کیا حکم لگایا ہے۔
- ۷۔ سند میں مہمل راویوں کا پتہ چل جاتا ہے۔ کیونکہ ایک سند میں کوئی راوی مہمل ہوتا ہے کسی اور سند کے اندر اس مہمل راوی کا پتہ چل جاتا ہے۔ مثلاً عن احمد یا عن محمد ایک سند میں، جبکہ دوسری سند اس کے باپ یا قبیلہ کی نسبت کا ذکر ہو تو راوی کی تعین ہو جاتی ہے۔

فن تخریج حدیث

۸۔ مبہم راوی کا تعین ہو جاتا ہے مثلاً ایک روایت میں یہ لفظ ہوتے ہیں ”عن الرجل“ یا ”عن فلان“ لیکن تخریج حدیث سے اسکی اور سند کے اندر اس کا نام آ جاتا ہے اور نام کا پتہ چل جاتا ہے۔

۹۔ جو راوی ”ضعیف“ کے ساتھ مدلس ہو اس کا شک دور ہو جاتا ہے ایک سند کے اندر وہ مدلس راوی ”عن“ کے ساتھ روایت کرتا ہے، لیکن دوسری سند کے ساتھ ”سمعت“ یا ”حدثنا“ کہہ کر اپنے استاد سے وہ متصل بیان کرتا ہے اس سے سند سے انقطاع ختم ہو جاتا ہے، اور مدلس کا ”عن“ سے روایت کرنا ظاہر ہو جاتا ہے کہ دراصل اس کی سند متصل ہے، عن سے روایت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۰۔ روایت میں اختلاط کا زائل ہونا:

جب کوئی ایسی حدیث ہو جس میں مختلط راوی ہو اور ہمیں یہ پتہ نہ چلے کہ اس راوی سے اختلاط اس سے پہلے بیان کیا گیا ہے یا بعد میں بیان کیا گیا ہے، جب حدیث کی تخریج کی جاتی ہے تو اس سند کے علاوہ کسی اور سند میں یہ پتہ چل جاتا ہے کہ اس نے اختلاط سے قبل اس کو روایت کیا ہے اس طرح اس سے فائدہ ہوتا ہے۔

۱۱۔ روایت کے صحیح راویوں کا پتہ چلنا:

بعض اوقات سند میں راوی کی کنیت، لقب یا نسبت کا ذکر ہوتا ہے، اور کئی راویوں کی کنیتیں اور لقب ایک جیسے ہوتے ہیں، تخریج حدیث کی صورت میں مختلف سندوں کے اندر کسی سند میں اس کے نام کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

۱۲۔ روایت میں زیادتی کی معرفت:

بعض اوقات روایت ایسی ہوتی ہے کہ حکم صریح کا ہمیں پتہ نہیں چلتا ہے۔ لیکن کئی روایات سامنے آنے کی صورت میں اصل حکم کا پتہ چل جاتا ہے اور معنی واضح ہو جاتے ہیں۔

۱۳۔ غریب کے معنی کا بیان:

بعض اوقات حدیث کے اندر کوئی غریب لفظ ہوتا ہے تو دوسری روایت کی تخریج سے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ بعض اوقات دوسری روایت میں وہ غریب لفظ نہیں ہوتا ہے، یا کسی اور سند کی حدیث میں اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

۱۴۔ شذوذ کے حکم کا زائل ہونا۔

بعض اوقات کوئی حدیث شاذ ہوتی ہے لیکن جب زیادہ روایات کا ہمیں پتہ چلتا ہے تو کسی اور سند کے ساتھ جو روایت آتی ہے اس سے اس کا شاذ ہونا ختم ہو جاتا ہے۔

فنِ تخریج حدیث

۱۵۔ مدرج کا بیان:

بعض اوقات کسی حدیث کے متن میں کوئی راوی اپنا کلام داخل کر دیتا ہے۔ روایات کے تقابلیں سے راوی کے کلام کے داخل کرنے کا پتہ چل جاتا ہے۔

۱۶۔ نقص کی وضاحت:

بعض اوقات کسی حدیث کا کوئی حصہ راوی بھول جاتا ہے۔ یا اس کو مختصر کر دیتا ہے۔ تخریج حدیث سے ہمیں بھولے ہوئے یا مختصر کئے ہوئے حصے کا پتہ چل جاتا ہے۔

۱۷۔ اوہام اور رواۃ کی غلطیوں کا انکشاف:

بعض اوقات راوی کوئی غلطی کرتا ہے یا اسے روایت میں وہم ہوتا ہے تخریج حدیث سے ہمیں اس وہم اور غلطی کا پتہ چل جاتا ہے۔

۱۸۔ معرفت روایت باللفظ:

بعض اوقات کوئی راوی حدیث بالمعنی بیان کرتا ہے، اور تخریج حدیث سے ہمیں روایت باللفظ کا پتہ چل جاتا ہے۔

۱۹۔ واقعات کے وقت اور مقام کا بیان:

کثرت روایات سے یہ ممکن ہو جاتا ہے کہ ہمیں اس کے زمانے اور مقام کا پتہ چلے۔ کیونکہ بعض راوی اس کا ذکر کرتے ہیں۔

۲۰۔ کاتبوں کی غلطیوں کا علم:

بعض اوقات کوئی ناخ (کاتب) سند یا متن میں غلطی کرتا ہے، تخریج حدیث سے دیگر روایات میں اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ (۱۳)۔

فنِ تخریج حدیث کا ارتقائی جائزہ:

دینی علوم کا اصل ماخذ کتاب و سنت ہے۔ ہر آدمی جو علوم دین کے بارے میں کلام کرنا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کلام مجید اور حدیث نبوی، آثارِ صحابہ اور تابعین سے دلیل لائے۔ قرآن مجید حتیٰ کتاب ہے۔ نہ اس میں کمی ہو سکتی ہے نہ زیادتی۔ اس کے احکامات اور آیات و دلائل تخریج سے بالا ہیں۔ حدیث نبوی کے معاملہ میں غور فکر ضروری ہے۔ کیونکہ احادیث میں متواتر، خبر احاد، صحیح، حسن، ضعیف اور موضوع ہر قسم کی روایات شامل ہوتی ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ان کی پوری طرح سے وضاحت ہو۔

ابتدائی چند صدیوں میں حدیث سے متعلق وسعت معلومات کی بناء پر احادیث کی تخریج کی ضرورت پیش نہیں آتی

فنِ تخریجِ حدیث

تھی۔ اس لیے کہ حدیث کے سامنے آتے ہی اہل علم کے ذہنوں میں اس کے مآخذ آجاتے تھے، مگر بعد میں علوم و فنون کی کثرت و وسعت اور علوم حدیث سے عدم واقفیت کے بناء پر اس کی ضرورت محسوس کی گئی تاکہ عام طالبین تحقیق کا وقت مطلوبہ احادیث کی تحقیق میں صرف نہ ہو۔ اور دوسرے علمی کاموں میں صرف ہو۔ چنانچہ بعض محققین نے فقہ اور تفسیر و تاریخ وغیرہ کی کتابوں میں ذکر کردہ احادیث کی مستقل کتابوں کی صورت میں تخریج کی (۱۴)۔

اس بات کی ابتداء صحابہ کرامؓ کے ایک زمانہ سے ہو گئی تھی۔ یہاں تک کہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین حدیث کو صحابہ کرامؓ سے بھی تحقیق کے بعد لیتے تھے۔ چنانچہ قبیسہ بن ذؤیب سے روایت ہے کہ دادی حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس وراثت طلب کرنے کے لئے آئی تو انہوں نے فرمایا میں کتاب اللہ اور سنت رسول میں آپ کے لئے کچھ نہیں پاتا، پھر انہوں نے لوگوں سے پوچھا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دادی کو چھٹا حصہ دیتے دیکھا ہے، تو انہوں نے پوچھا کیا آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے، تو حضرت محمد بن مسلمہ نے اس کی گواہی دی، اس کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ نے دادی کو چھٹا حصہ دے دیا (۱۵)۔

اسی طرح سے حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے حضرت عمرؓ کو دروازے کے پیچھے سے تین دفعہ سلام کیا انہوں نے انہیں آنے کی اجازت نہ دی تو وہ واپس لوٹ گئے، حضرت عمرؓ نے ان کے پیچھے پیغام بھیجا اور پوچھا کہ آپ واپس کیوں لوٹے؟ تو انہوں (ابوموسیٰ) نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جب آپ میں سے کوئی تین مرتبہ سلام کرے اور اسے اجازت نہ ملے (جواب نہ دیا جائے) تو وہ واپس لوٹ جائے، حضرت عمرؓ نے فرمایا آپ اس پر دلیل (گواہی) لائیں ورنہ میں آپ پر سختی کروں گا، جب ہمارے (صحابہ کرامؓ) پاس ابو موسیٰ اشعریؓ آئے تو ان کا رنگ بدلا ہوا تھا۔ ہم نے پوچھا آپ کا کیا حال ہے؟ تو اس نے بتایا اور کہا کیا آپ میں سے بھی کسی نے سنا ہے؟ ہم نے کہا ہاں ہم تمام نے سنا ہے، ہم نے ایک آدمی ان کے ساتھ بھیج دیا۔ یہاں تک کہ اس نے آکر کہا حضرت عمرؓ بتا دیا (۱۶)۔

اسی طرح حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے عورت کے حمل ساقط کرنے کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت مغیرہ نے فرمایا: اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ایک غلام کی دہیت دینے کا فیصلہ کیا، حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر آپ سچے ہیں تو کسی اور کو بھی گواہ لائیں جو اس بات کو جانتا ہو، حضرت محمد بن مسلمہ نے اس بات کی گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فیصلہ کیا ہے (۱۷)، اسی طرح حضرت علیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جب میں کسی حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے سنتا تو اللہ تعالیٰ جو چاہتا اس کے ساتھ نفع دیتا، اور جب مجھے کوئی اور حدیث بیان کرتا تو میں اس سے حلف لیتا، جب وہ حلف اٹھا لیتا، تو میں اس کی بات کی تصدیق کرتا، حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مجھے حدیث بیان کی اور ابو بکرؓ نے سچ فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان گناہ کرتا ہے۔ پھر وضوء کرتا ہے

فن تخریج حدیث

اور دو رکعت نماز پڑھتا ہے پھر اللہ سے استغفار کرتا ہے تو اللہ اسے بخش دیتا ہے (۱۸)۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں۔ ہم رسول اللہ ﷺ سے حدیثوں کو بیان کرتے تھے اور انہیں یاد کرتے تھے جب لوگوں نے غلط سلط بیان کرنا شروع کر دیا تو ہم بہت احتیاط کرنے لگے (۱۹)۔

حدیث کی تحقیق و تثبیت کے متعلق صحابہ کرامؓ سے بہت سے اقوال ہیں، اسی طرح تابعین سے بھی کہ وہ حدیث کو دیکھتے ہوئے اس کی سند کو اچھی طرح دیکھتے تھے، اور اہل سنت کی حدیث کو لیتے اور بدعتی آدمی کی حدیث کو نہیں لیتے تھے، تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں احادیث کی جمع و تدوین کا فن شروع ہوا تو بعض محدثین نے کتابیں لکھیں جیسے امام مالکؒ اور ان کے بعد کے دور کے لوگ، اور امام شافعیؒ وغیرہ، اس طرح سے اس زمانہ کی بعض کتب میں مراسیل، معقات اور معضل روایات بھی آگئیں، یہاں تک کہ حضرت امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں ترجمۃ الابواب میں بعض معلق روایات بھی لکھیں، جن کو انہوں نے بعض اور مقامات پر متصل بیان کیا، اور بعض کے متعلق صحیح بخاری کی شرح میں ان کا متصل ہونا بیان کیا گیا ہے۔

حافظ ابن حجرؒ نے ایک کتاب بنام ”تعلیق التعلیق“ لکھی جس میں بخاری شریف میں معلق روایات کی پوری تفصیل بیان کی۔ جو کہ مطبوع ہے، اسی طرح سے باقی کئی لوگوں نے بھی دیگر کتب احادیث کے بارے میں اسی طرح سے کیا، حافظ ابو عرارؒ بن خالد قرطبی (۲۲۲ھ) نے بھی مسند موطا لکھی، اس طرح اور لوگوں نے بھی اس طرح کی کتابیں لکھیں۔

حافظ ابو عمر بن عبد البرؒ (۳۶۳ھ) نے ”کتاب التمهید لما فی المؤطا من المعانی والاسانید“ لکھی، اس میں انہوں نے موطا کی تمام احادیث کو سند سے بیان کیا، اور جن روایات امام مالک سے موصول یا مرسل صورت میں بیان کیا، ان پر کلام کیا اور چار روایات کے علاوہ تمام مراسیل کو متصل بیان کیا، اسی طرح سے امام ابو بکر احمد بن حسین البیہقیؒ (۴۵۸ھ) نے کتاب ”معرفة السنن والآثار“ کتاب لکھی ہے جس میں انہوں نے وہ روایات لکھیں جن سے امام شافعیؒ نے اپنی کتب میں دلیل پکڑی، اسی طرح سے امام قضا عیؒ (۴۵۴ھ) نے ”مسند الشہاب“ لکھی جو کہ دراصل تخریج احادیث ہی کی ایک کتاب ہے، اس فن میں باقاعدہ طور پر چوتھی اور پانچویں صدی ہجری میں کام کیا گیا۔

چھٹی صدی ہجری میں ابو الفضل محمد بن طاہر مقدسیؒ (۵۰۷ھ) ”احادیث الشہاب“ لکھی جس میں انہوں نے قضا عیؒ کی احادیث کو مسند بیان کیا، حافظ ابو منصور شہر دار بن شیریہ الدیلمیؒ (۵۵۸ھ) نے کتاب احادیث کتاب الفردوس لکھی جس میں انہوں نے اپنے والد کی کتاب احادیث مسند الفردوس کی تخریج کی، اور اسے حروف متعم کے لحاظ سے مرتب کیا، اس میں دس ہزار احادیث ہیں جن میں سے زیادہ تر موضوع اور منکر ہیں۔

حافظ ابو بکر محمد بن موسیٰ الحارثیؒ (۵۸۴ھ) نے ابو اسحاق شیرازیؒ کی کتاب ”المہذب فی الفقہ الشافعی“ کی تخریج کی، کتاب کا نام ”تخریج المہذب“ رکھا، عبد اللہ بن یوسف الزلیعیؒ (۶۲۶ھ) نے نصب الراية فی تخریج احادیث الہدایہ لکھی، جس کا خلاصہ ”الدرایہ“ کے نام حافظ ابن حجر (۸۵۲ھ) نے لکھا یہ دونوں کتب مطبوع ہیں، برہان الدین مرغینانی

فن تخریج حدیث

” (م ۵۹۳ھ) کی الہدایہ کی تخریج علاؤ الدین محمد بن عثمان المازنی المعروف الترکمانی ” (م ۵۷۰ھ) نے بھی کی اور کتاب کا نام ” الکفایہ فی المعرفة لحديث الہدایہ “ رکھا۔

ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب البزیزی ” (م ۴۹۷ھ) امام بغوی ” (م ۵۱۶ھ) کی کتاب ” مصابیح السنہ “ کی احادیث کی تخریج کی اور اسکے ہر باب میں تیسری فصل کا اضافہ کیا اور کتاب کا نام ” مشکوٰۃ المصابیح “ رکھا اس کام کی تکمیل ۷۳۷ھ میں کی، اس طرح مختصر ابن حاجب کی تخریج حافظ شمس الدین محمد بن احمد بن عبد الہادی ” (م ۷۴۳ھ) نے کی۔

اسی طرح کئی اور لوگوں نے آٹھویں صدی ہجری میں مختلف کتابوں کی احادیث کی تخریج کی۔ نویں صدی ہجری میں ابو المعالی محمد بن ابراہیم ” (م ۸۰۳ھ) نے ” احادیث المصابیح “ کی تخریج کی اور ” الشرح الكبير للرافعی “ کی احادیث کی تخریج سراج الدین عمر بن علی المعروف ابن ملقن ” (م ۸۰۴ھ) نے کی اور اس کا نام ” البدر المنیر فی تخریج الاحادیث والاثار الواقعة فی الشرح الكبير “ رکھا۔

امام غزالی کی احیاء العلوم کی احادیث کی تخریج زین الدین ابو الفضل عبدالرحیم بن الحسین عراقی ” (م ۸۰۶ھ) نے ” الاخبار الاحیاء بأخبار الاحیاء “، لکھا بعض نے اس کا نام ” المغنی عن جمل الاسفار فی الاسفار “ رکھا ہے، دسویں صدی میں حافظ محمد بن عبدالرحمن سخاوی ” (م ۹۰۲ھ) نے شیخ عبد القادر جیلانی کی کتاب ” غنیۃ الطالبین “ کی تخریج بنام ” البغیۃ بتخریج الاحادیث الغنیہ “ لکھی۔ اسی طرح سے جلال الدین عبد الرحمن سیوطی ” (م ۹۱۱ھ) نے ” الشفاء “ کی تخریج ” مناہل الصفا “ کے نام سے لکھی، اس صدی میں اور بھی کئی لوگوں نے کام کیا گیا دسویں صدی میں ملا علی قاری ” (م ۱۰۱۴ھ) نے ” شرح عقائد نسفیہ “ کی تخریج کی، اسی طرح سے عبدالرؤف المنادی ” (م ۱۰۳۱ھ) نے تفسیر بیضاوی کی احادیث کی تخریج بنام ” تحفۃ الراوی فی تخریج احادیث البیضاوی “ کی۔

اسی طرح تفسیر البیضاوی کی احادیث کی تخریج محمد بن حمات زادہ ” (م ۱۱۷۵ھ) نے کی، عبد الستار بن عبد الوہاب صدیقی ہندی ” نزہل مکہ “ (م ۱۳۵۵ھ) نے شعرانی کی کتاب ” کشف الغمہ “ کی احادیث کی تخریج کی (۲۰)۔

اسی طرح مولانا وحید الزمان نے ” تخریج احادیث شرح العقائد للفتاوی “ لکھی۔ شیخ احمد صبغۃ اللہ مدراسی نے ” تخریج احادیث صفوۃ “، لکھی شیخ محمد سعید صبغۃ اللہ مدراسی نے حضرت مجدد الف ثانی کے مکاتیب میں ذکر کردہ احادیث کی تخریج المسکئی: نشید المہمانی فی تخریج احادیث مکتوبات الربانی، ” لکھی (۲۱)، راقم الحروف نے ” حمیدۃ الزمان بافضلیۃ الرسول الاعظم بنص القرآن “، تصنیف منیر دمشقی کی احادیث کی تخریج کی (۲۲)، اسی طرح ہم نے مولانا ابو القاسم بناری ” (۱۳۶۹ھ/ ۱۹۴۹ء) کی کتاب ” جمع القرآن والاحادیث “ کی تخریج کی (۲۳)۔

فنِ تخریج حدیث

تخریج حدیث کے طریقے :

تخریج حدیث کی کئی طریقے ہیں جن میں اہم مندرجہ ذیل ہیں:

- ۱۔ راوی کی معرفت سے تخریج۔
- ۲۔ حدیث کے موضوع کی معرفت کے طریقے سے تخریج۔
- ۳۔ حدیث کے پہلے حصے کی معرفت کے طریقے سے تخریج۔
- ۴۔ متن و سند کے لحاظ سے (حدیث کو دیکھ بھال کر) حدیث کی تخریج۔
- ۵۔ حدیث کے الفاظ کے ذریعہ تخریج (۲۴)۔

۱۔ راوی کی معرفت کے طریقے سے تخریج:

اس طریقے میں ہم راوی کے نام معلوم ہونے کی بناء پر حدیث معلوم کر لیتے ہیں اس میں صحابی کا نام معلوم ہونا ضروری ہے، لیکن اگر راوی کو صحابی کا نام معلوم نہ ہو تو اس طریقے سے حدیث معلوم نہیں کی جاسکتی۔ اس طریقے میں ہم مندرجہ ذیل تین قسم کی کتب سے مدد لیتے ہیں:

(۱) المسانید:

- ۱۔ مسند ابی داؤد و سلیمان بن داؤد الطیالسی (۲۰۴ھ)۔
- ۲۔ مسند اسد موسی الاموی: (۲۱۲ھ)۔
- ۳۔ مسند الحمیدی (۲۱۹ھ)۔
- ۴۔ مسند احمد بن حنبل (۲۴۱ھ)۔
- ۵۔ مسند ابی ایعلی الموصلی (۳۰۷ھ)۔

یہ مسانید صحابہ کے نام پر مرتب ہیں، اور ان کے نام حروف تہجی کے طریقے پر مرتب ہوئے ہیں، بعض اوقات اسلام میں سبقت کی بناء پر مرتب کئے جاتے ہیں، بعض اوقات قبائل اور شہروں کی لحاظ سے ترتیب دی جاتی ہیں، بطور مثال مسند ابی داؤد طیالسی میں ترتیب اس طرح سے ہے۔ سب سے پہلے عشرہ مبشرہ کی احادیث کو لیا گیا ہے، اور ان میں سے احادیث ابی بکر الصدیقؓ کو پہلے لیا گیا ہے، ان کی پہلی حدیث یہ لکھی ہے۔ ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کوئی گناہ کرے پھر وضو کرے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ سے استغفار کرے تو اس کو بخشش دیا جائے گا (۲۵)، اس کے بعد باقی لوگوں کی احادیث لکھی ہیں، امام احمد بن حنبلؒ نے مسند میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ابتداء کی ہے، اور پھر باقی تین خلفاء اور عشرہ مبشرہ میں سے باقی لوگوں کی احادیث لکھی ہیں، پھر دیگر صحابہ کی احادیث ہیں (۲۶)۔

فن تخریج حدیث

(۲) المعجم:

معجم میں حدیث کی ترتیب مسانید صحابہ، بلدان یا شیوخ کے لحاظ سے ہوتی ہے، عام طور پر معجم حروف کے لحاظ سے مرتب کی جاتی ہیں۔ معجم کی مشہور کتابیں مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ المعجم الکبیر: ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م ۳۶۰ھ)۔ یہ حروف معجم کے لحاظ سے مرتب کی گئی ہے۔

۲۔ المعجم الاوسط: ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م ۳۶۰ھ)۔

۳۔ المعجم الصغیر: ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م ۳۶۰ھ)۔

۴۔ معجم الصحابہ: ابوعلی احمد بن علی الموصلی (م ۳۰۷ھ)۔

۵۔ معجم الصحابہ: احمد بن علی الہمدانی (م ۳۹۸ھ)۔

بطور مثال المعجم الصغیر میں طبرانی نے ایک ہزار ایک سو اکٹھ (۱۱۶۱) احادیث لکھی ہیں، اس کتاب میں انہوں نے اساتذہ کی ترتیب سے لکھا ہے، لکھے ہیں: هذا اول كتاب فوائد مشايخي الذين كتبت عنهم بالمصار، خرجت عن كل واحد منهم حديثاً واحداً، وجعلت اسمائهم على حروف المعجم (۲۷)۔

(۳) کتب الاطراف:

یہ کتب عام طور پر مسانید صحابہ کے لحاظ سے مرتب کی جاتی ہیں، ان کے نام حروف معجم کے لحاظ سے لکھے جاتے ہیں، مثلاً وہ صحابی جن کے نام الف سے شروع ہوتے ہیں وہ پہلے، پھر باء سے شروع ہونے والے نام، الف سے شروع ہونے والوں کے بعد میں آتے ہیں، اس طرح باقی ناموں کی ترتیب ہوتی ہے۔

اس قسم کی انحصار حدیث کی ایک طرف (ابتداء) ہوتا ہے جو کہ باقی پر دلالت کرتی ہے پھر وہ سندیں بیان کی جاتی ہیں۔ جن کے ذریعے مذکورہ متن بیان کیا جاتا ہے، اس فن کی مشہور کتب درج ذیل ہیں:

۱۔ تحفة الاشراف بمعرفة الاطراف، حافظ جمال الدین یوسف بن عبدالرحمن

المرزی (م ۷۴۲ھ)۔ اس میں کتب ستہ بعض دیگر کتب کی احادیث ہیں:

۲۔ ذخائر الموارث فی الدلالة علی مواضع الحديث، شیخ عبدالغنی النبلسی دمشقی (م ۱۱۴۳ھ)

اس میں کتب ستہ اور مؤطا امام مالکؒ کی احادیث ہیں۔

بطور مثال تحفة الاشراف میں ابتداء میں مقدمہ ہے، پھر رموز کتاب کی وضاحت ہے، پھر ابتداء میں حرف الالف میں پہلے نمبر پر ابیض بن جمال الحمیری الماربلی ہے۔

۱۔ انه وفد الى النبي ﷺ فاستقتطعه الملح الزی بمأرب: الحديث.....وفی

الخراج.....ففى الاحكام.....س فى احياء الموت (فى

الكبرى).....فى الاحكام (۲۸)

فن تخریج حدیث

۲۔ حدیث کے موضوع کی معرفت کے طریقے سے تخریج:

اس طریقے میں وہ شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے جو حدیث کے موضوعات کا علمی ذوق رکھتا ہو۔ عام طور پر اس طریقے سے تلاش کی جانے والی حدیث کئی موضوعات سے متعلق ہوتی ہے، مطالعہ حدیث کرنے والے اساتذہ و طلباء احادیث کے موضوعات کو اچھی طرح سے سمجھتے ہیں، موضوع کا تعین کر کے حدیث تین قسم کی کتابوں سے تلاش کی جاسکتی ہے:

۱۔ عام مشہور کتابیں: وہ کتب جن میں کئی قسم کی احادیث ہوتی ہیں۔

۱۔ الجوامع	۲۔ المستخرجات علی الجوامع	۳۔ المسند رکات علی الجوامع
۴۔ المجامع	۵۔ الزوائد	۶۔ کتاب مفتاح کنوز السنۃ

۱۔ الجوامع:

جوامع ”جامع“ کی جمع ہے اور محدثین کی اصطلاح میں جامع ہر اس حدیث کی کتاب کو کہتے ہیں کہ جس میں تمام قسم کی ضروری احادیث موجود ہوں، مثلاً عقائد، احکام، رقائق (نرمی)، کھانے پینے، سفر و قیام کے آداب اور تفسیر کے متعلقات، تاریخ و سیر، فتن اور مناقب و مثالب وغیرہ موجود ہوں، مشہور ترین جامع، الجوامع الصحیح للبخاری ہے۔

۲۔ المستخرجات علی الجوامع:

”مستخرجات“ (مستخرج) کی جمع ہے اور محدثین کے ہاں مستخرج وہ کتاب حدیث ہے کہ جس کا مصنف کسی ایک کتاب کا استخراج کرتے ہوئے اس کتاب کی احادیث کو اپنی ذاتی سند سے بیان کرتا ہے، اور صاحب کتاب کی سند کو چھوڑتا ہے اور یہ مستخرج صاحب کتاب کے ساتھ اس کے استاد اور یا پھر اوپر جا کر مل جاتا ہے، اگرچہ صحابی میں ہی ملے اور اس کی شرط یہ ہے کہ وہ اتنی دور والے شیخ کے ساتھ نہ جا ملے کہ قریب والے تک پہنچانے والی سند ہی مفقود ہو کر رہ جائے۔ بسا اوقات مستخرج اُن احادیث کو حذف کر جاتا ہے جن کی اسے اپنی پسند کی سند نہیں ملتی اور بسا اوقات ان کی صاحب کتاب کے طریق سے ذکر بھی کر دیتا ہے۔

۳۔ المسند رکات علی الجوامع:

المسند رکات کی جمع ہے ”مستدرک“۔ ہر اس کتاب کو کہا جاتا ہے جس میں اسکا مؤلف ایسی احادیث ذکر کرے جن کا کسی اور کتاب پر اس نے استدراک کیا ہو، اور اس دوسری کتاب سے وہ روایت رہ گئی ہو لیکن اس کی شروط پر ہوں جیسے (مستدرک علی الصحیحین)۔

فنِ تخریجِ حدیث

۴۔ الجامع:

یہ ”جامع“ کی جمع ہے اور مجمع ہر اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں مصنف کتاب بہت سی تصانیف کی احادیث کو جمع کر دیتا ہے اور اس کتاب کی ترتیب وہی ہوتی ہے جو ان کتابوں کی جن کی احادیث کو اس نے جمع کیا ہے۔

۵۔ الزوائد:

ایسی تصنیفات جن میں ان کے مؤلفین ایسی احادیث جمع کرتے ہیں جو کہ بعض کتابوں میں نہیں ہوتیں اور دوسری کتابوں میں وہ موجود ہوتی ہیں۔

۶۔ مفتاح کنوز السنہ:

اس کتاب میں موضوعاتی فہرست کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اس کا مصنف مستشرق ڈاکٹر ارند جان ہے۔ یہ انگریزی تصنیف ہے مگر استاد محمد فواد عبدالباقی نے تصحیح و تنقیح کے بعد اس کو عربی زبان میں نقل کیا ہے/ اس کا ترجمہ کر دیا ہے، اس میں مؤلف نے چودہ کتابوں کی احادیث کی فہرست مرتب کی ہے، اس کتاب کی تیاری میں مصنف کو دس سال کا طویل عرصہ لگا اور مترجم رحمہ اللہ کو چار سال ترجمہ کرتے ہوئے لگ گئے۔

(۲)۔ ایسی کتب حدیث جو دین کے اکثر ابواب اور موضوعات پر مشتمل ہوں:

۱۔ الموطات: مؤطا امام مالک (ت ۱۷۹ھ)۔

۲۔ السنن: سنن ابی داؤد، سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ، سنن نسائی۔

۳۔ المصنفات: مصنف ابن ابی شیبہ (م ۲۴۵ھ)

۱۔ الموطات:-

موطات (موطا) کی جمع ہے۔ لغوی طور پر ہموار کی ہوئی جگہ کو کہتے ہیں، محدثین کی اصطلاح میں ہر وہ کتاب جس کی ترتیب فقہی ابواب بندی کے مطابق ہو۔ اس میں مرفوع، موقوف، اور مقطوع تمام قسم کی احادیث موجود ہوں۔ موطا کہلاتی ہے۔ اور موطا کو موطا امام مالک اسلئے کہتے ہیں کہ اس کا مصنف اسے لوگوں کے لئے آسان بنا کر پیش کرتا ہے، اسکی مشہور کتاب موطا امام مالک ہے۔

فنِ تخریجِ حدیث

۲۔ السنن:

ایسی کتب حدیث جن کی ترتیب فقہی ابواب بندی پر ہوں، لیکن ان میں صرف مرفوع احادیث مذکور ہوتی ہیں، موقوف اور مقطوع تمام قسم کی روایات ان میں نہیں ہوتیں، مشہور سنن میں سے سنن ابی داؤد، سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ، سنن نسائی۔

(۳) المصنفات:

ایسی کتب جن کو فقہی ابواب بندی کے تحت مرتب کیا گیا ہو۔ اور ان میں موقوف اور مقطوع تمام قسم کی احادیث مذکور ہوں، یعنی ان میں احادیث نبویہ بھی ہوتی ہیں، اقوال صحابہ، تابعین کے فتوے اور بسا اوقات تبع تابعین کے فتاویٰ بھی ہوتے ہیں۔

۳۔ ایسی کتب حدیث جو کسی ایک موضوع پر مشتمل ہوں:

۱۔ اجزاء: جزء رفع الیدین فی الصلوٰۃ، جزء القراءة خلف الامام۔ دونوں کے مصنف امام بخاری

(م ۲۵۶ھ) ہیں۔

۲۔ الترغیب والترہیب۔

۳۔ الزہد والفہائل والآداب والاخلاق سے متعلق کتب۔ مثلاً کتاب ذم الدنیا، ابن ابی دینار (م ۲۸۱ھ)، کتاب الزہد

: امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ)۔

۴۔ احکام سے متعلق کتب مثلاً: بلوغ المرام من ادلیۃ الاحکام، ابن حجر عسقلانی (ت ۸۵۲ھ)۔

۵۔ الموضوعات خاصۃً مثلاً: کتاب الجہاد، ابن مبارک (ت ۱۸۱ھ)۔

۱۔ اجزاء: یہ جزء کی جمع ہے اور محدثین کی اصطلاح میں جزء اس کتاب کو کہتے ہیں کہ:

(۱) جس میں صرف ایک صحابی یا تابعی کی مرویات جمع کی گئی ہوں۔

(۲) یا پھر جس میں ایک ہی موضوع سے متعلق احادیث/ مرویات کو جمع کیا گیا ہو۔

جیسے جزء رفع الیدین فی الصلوٰۃ للبخاری، و جزء القراءة خلف الامام۔ دونوں کے مصنف امام بخاری

(م ۲۵۶ھ) ہیں۔

۲۔ الترغیب والترہیب منذری (م ۶۵۶ھ)

کتب ترغیب وترہیب میں ایسی احادیث کو جمع کیا جاتا ہے کہ جن میں آپ ﷺ نے مستحسن امور کا مطالبہ

امر کے ساتھ کیا ہو جیسے بر الوالدین اور ایسی احادیث جن میں برے کاموں سے منع کر کے ترہیب دلائی گئی ہو جیسے والدین کی

نافرمانی والی احادیث۔ یعنی اس قسم کے کتب میں تلاش کرنا مشکل نہیں ہے۔

۳۔ حدیث کے پہلے حصے کی معرفت کے طریقے سے تخریج:

اگر حدیث کے پہلے حصے کا علم ہو تو اس طریقے سے حدیث معلوم ہو سکتی ہے اور اگر پہلا کلمہ معلوم نہ ہو تو اس طریقے سے حدیث معلوم نہیں ہو سکتی۔ اس طریقے سے تین قسم کی کتب میں احادیث ملتی ہیں۔

(الف): مشہور احادیث کی کتب:

ان کتب میں وہ احادیث ہوتی ہیں جو لوگوں کی زبان پر عام ہوتی ہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب ہوتی ہے۔ اس منسوب سے مراد اصطلاح حدیث کی وہ قسم نہیں جس میں تین راوی ہوں یہاں شہرت سے مراد مشہور ہے۔

۱۔ المقاصد الحسنہ فی بیان کثیر من الاحادیث المشہورۃ علی الاسنۃ، محمد بن عبد الرحمن السخاوی (م ۹۰۲ھ)

۲۔ الدرر المنقثرۃ فی الاحادیث المشہورۃ۔ جلال الدین عبد الرحمن سیوطی، (م ۹۱۱ھ)

۳۔ تمیز الطیب من الخبیث فیما یدور علی السنۃ الناس من الحدیث، عبد الرحمن بن علی بن الدیج الشیبانی (ت ۹۴۴ھ)

۴۔ التذکرۃ فی الاحادیث المشہورۃ، بدر الدین محمد بن عبد اللہ الزرکشی (م ۹۷۴ھ)

۵۔ کشف الخفا ومزیل الالباس عما اشہر من الاحادیث علی السنۃ الناس، اسماعیل بن محمد عجلی (ت ۱۱۶۲ھ)

(یہ پانچوں کتب مطبوع ہیں) ان میں احادیث مشہور ہیں اور ان کا ابتدائی حصہ معلوم ہو تو احادیث مل جاتی ہیں۔

بطور مثال امام سیوطی نے ”الدرر المنقثرۃ فی الاحادیث المشہورۃ“ میں الف بائی ترتیب سے کل ۴۶۳

/ احادیث لکھی ہیں۔ پھر ۴۶۴ تا ۴۹۳ احادیث ترتیب کے بغیر لکھی ہیں۔ پہلی حدیث: بغض الحلال الی اللہ الطلاق ہے (۲۹)

ترتیب میں آخری حدیث نمبر ۴۶۳۔ یا خیل اللہ ارکی (۳۰)، اسی طرح اس قسم کی دیگر کتب میں بھی ہے۔

(ب): وہ کتاب جن میں احادیث حروف معجم کی ترتیب سے مرتب ہوتی ہے۔

الجامع الصغیر فی احادیث البشر والنزیر، جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)

الجامع الصغیر کو الف بائی ترتیب سے لکھا گیا ہے۔ مختصر مقدمہ کے بعد رموز کتاب لکھے ہیں۔ پہلے ہمزہ سے شروع

کیا ہے پہلی حدیث: آتی باب البیۃ فاتح یتقول الخازن: من انت؟ فاقول: محمد، فیتقول: بک امرت (حم، م)، عن انس نے لکھا

ہے (۳۱)۔

(ج): المفتاح اور الفہام جس جن کو علماء نے خاص کتب کے لئے تصنیف کیا ہے مثلاً:

۔ مفتاح المحسنین: قادی۔

۔ البغیۃ فی ترتیب احادیث الحلیۃ: غماری۔

- فہرست ترتیب احادیث ابن ماجہ: محمد فؤاد عبد الباقی -

- فہرست مشکاة المصابیح، محمد جمیل العطار (دار الفکر بیروت، ۱۹۹۴ء)۔

- الاطراف الستة لجمع الزوائد المطالب العالیہ، عمر (مکتبہ دار الطحاوی الریاض)۔

- فہرست الام، د۔ عبد الرحمن المرعشی (دار المعرفہ بیروت، ۱۹۸۸ء)۔

- فہرست احادیث السنن الکبریٰ للبیہقی، عیسیٰ یوسف، (دار المعرفہ بیروت، ۱۹۸۸ء)۔

- فہرست حلیۃ الاولیاء، ابوہاجر السعید، (دار الفکر بیروت، ۱۹۹۲ء)۔

- فہرست احادیث و آثار صحیح البخاری، عالم الکتب، بیروت۔

- فہرست صحیح مسلم، وهو المجلد الخامس الملتحق بالکتب، دار الاحیاء التراث العربی، بیروت

فہرست (السنن) الدارمی، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

فہرست السنن:

- فہرست السنن ابی داؤد، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

- فہرست سنن ابن ماجہ، دار الکتب العلمیہ۔ بیروت۔

- فہرست احادیث و آثار سنن الدارمی، عالم الکتب، بیروت۔

فہرست المصنفات:

- فہرست احادیث و آثار مصنف عبدالرزاق، علم الکتب، بیروت۔

- فہرست احادیث و آثار مصنف ابن ابی شیبہ، علم الکتب، بیروت۔

فہرست الجامع:

- مجمع جامع الاصول، دار الفکر، بیروت۔

- المرشد الى كنز العمال، مؤسسة الرسالة، بیروت۔

- مفتاح الوصول الى التاج الجامع الاصول، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

فہرست الزوائد:

- فہرست احادیث موارد الظمان، دار البشائر الاسلامیہ، بیروت۔

- فہرست احادیث المطالب العالیہ، دار المعرفہ، بیروت۔

- فہرست احادیث کشف الاستار عن الزوائد البیضاء، دار الکتب العلمیہ، بیروت

- فہرست البحرین فی زوائد المجملین، مکتبۃ الرشید، الرياض۔

فہارس المستدرکات:

- الابانۃ فی ترتیب احادیث وآثار مسند ابی حوائج، مکتبۃ دارالاقصی، الکویت۔

فہارس کتب ذات موضوع عام:

- فہارس الترغیب والترہیب، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

- قرۃ عین المسعد بترتیب اطراف الادب المفرد، مکتبۃ المعلا، الکویت۔

- فہرس احادیث کتاب الزہد، للامام احمد، دار البشائر الاسلامیہ، بیروت۔

- فہرس احادیث وآثار کتاب الاموال لابی عبید، عالم الکتب، بیروت۔

- فہارس لحادیث: الاموال، لحید بن زنجوی، والخراج، لہیجی بن آدم القرشی، لابی یوسف، دار المعجزة، الرياض۔

- فہارس احادیث وآثار کتاب السنۃ، لابن ابی عاصم، مکتبۃ الرشید، الرياض۔

- فہرس احادیث الزہد، لابن المبارک، دار البشائر الاسلامیہ، بیروت۔

- فہرس احادیث نوادر الاصول، للحکیم الترمذی، دار البشائر الاسلامیہ، بیروت۔

- کنوز الباشین: الترمذی، والفہارس التفصیلیہ لکتاب الرياض الصالحین، دار الفکر المعاصر، بیروت۔

- فہارس شعب الاسان، للبیہقی، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

- فہارس الاحادیث التي رواها ابن ابی دنیا (اطراف احادیث ۳۹ کتاباً)، دار ابن حزم، بیروت۔

- فہارس زاد المعاد، مؤسسة الرسالة، بیروت۔

فہارس کتب احادیث الاحکام:

- فہرس الاحادیث والآثار للمصنوع، دار الراية، الرياض۔

- تنویر اولی البصار بترتیب احادیث نیل الاوطار، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

- فہارس شرح معانی الآثار للطحاوی، دار الجلیل، بیروت۔

فہارس کتب التخریج:

- فہرس احادیث وآثار کتاب النصب الراية، عالم الکتب، بیروت۔

- فہارس التلخیص الجہیر، دار المعرفۃ، بیروت۔

فن تخریج حدیث

- فہارس الدراية في تخریج احادیث الهداية، دار المعرفة، بیروت۔
- اسعاف المحسنين بترتيب احادیث احياء علوم الدين (وتخریج) دار البشائر الاسلامية، بیروت۔
- فتح الوهاب بتخریج احادیث الشهاب، عالم الكتب، بیروت۔

فہارس المسانيد:

- فہرس احادیث وآثار مسند احمد، المكتب الاسلامي، بیروت۔
- فہرس احادیث وآثار مسند الحميدى، دار البشائر الاسلامية، بیروت۔
- ترتيب اطراف احادیث مسند الطيالسي، مكتبة دار الاقصى، الكويت۔
- فہارس مسند ابى يعلى الموصلى، دار المأمون للتراث، دمشق۔

فہارس المعاجم:

- فہارس كتاب الموضوعات، دار البشائر الاسلامية، بیروت۔
- فہارس المعجم الكبير للطبراني، دار الاحياء التراث العربي، بیروت۔

فہارس كتب التزمّت الصّحيّہ سوئی المحسّنين والمستدرک والمستخرجات السابقة:

- فہارس صحیح ابن خزيمة، دار الكتب العلمية، بیروت۔
- فہرس الاحسان في تفریب صحیح ابن حبان، مؤسسة الرسالة، بیروت۔

فہارس كتب يغلب علی احادیثها الضعف اذا انفردت باخر اجها سوى كتب التراجم:

- فہرس احادیث نوادر الاصول، دار البشائر الاسلامية، بیروت۔
- فہرس الفردوس بما ثور الخطاب، دار الكتب العلمية، بیروت۔
- قبس الانوار وتذليل الصعاب في ترتيب احادیث الشهاب، المطبعة العلمية، حلب۔

فہارس كتب الاحادیث الموضوعية:

- فہارس كتاب الموضوعات، دار البشائر الاسلامية، بیروت۔
- الدرر المجموعة بترتيب احادیث اللآ في المصنوعة، دار البشائر الاسلامية، بیروت۔

فن تخریج حدیث

- فہارس احادیث الفوائد المجموعة فی الاحادیث الموضوعية، مکتبة الرشد، الرياض۔
- التذکرۃ المشفوعة فی ترتیب احادیث تنزیہ الشریعة المرفوعة، دار البشائر الاسلامیة، بیروت۔

فہارس کتب علل الحدیث:

- فہارس علل الحدیث، لابن ابی حاتم دار المعرفة، بیروت۔

فہارس کتب التفاسیر:

- فہرس احادیث تفسیر البغوی، دار البشائر الاسلامیة، بیروت۔
- فہرس احادیث تفسیر القرآن العظیم، لابن کثیر۔ دار المعرفة۔ بیروت۔
- فہرس احادیث الدرر المشوہ فی التفسیر المأثور، عالم الکتب، الرياض۔
- فہارس تفسیر البحر المحیط، لابن حیان، دار الکتب العلمیة، بیروت۔
- فہارس الجامع لاحکام القرآن، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔
- فہارس التفسیر الکبیر للرازی، دار الکتب العلمیة، بیروت۔
- فہارس روح المعانی، ملا لوی، دار الکتب العلمیة، بیروت۔

فہارس کتب الشروح:

- فہارس اتحاف السادة المتقین، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔
- فہارس فتح الباری، دار الکتب العلمیة، بیروت۔
- فہارس الفتح الربانی۔ دار الجلیل، بیروت۔
- فہارس التمهید لما فی الموطأ من المعانی والاسانید۔ المغرب وزارة الاوقاف۔
- فہارس الاستذکار، دار تہنیه، بیروت۔

فہارس کتب غریب الحدیث:

- فہرس غریب الحدیث، لابن عبید القاسم بن سلوم، دار البشائر الاسلامیة، بیروت۔
- فہارس غریب الحدیث، للخطابی، والحرابی، وابن قتیبہ، دار البشائر الاسلامیة، بیروت۔

فہارس کتب التاریخ:

- فہارس تاریخ الطبری، دارالکتب العلمیہ، بیروت۔
- فہارس عام کتاب البدایہ والیہ، مکتبۃ المعارف، بیروت۔

مراجع لا بد منها فی المکتبۃ الحدیثیہ:

- المعجم المفہرس لألفاظ الحدیث الشریف لفسنک۔
- مفتاح کنوز السنۃ لفسنک۔ القاہرہ، لجنۃ ترجمۃ دائرۃ المعارف الاسلامیہ۔
- مفتاح المعجم المفہرس، لمأمون صاغر جی، دارالفکر المعاصر، بیروت۔
- موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف، محمد السعید بن بسوی زغلول، دارالفکر، بیروت۔
- الرسائل المستطرفۃ، للکنتانی، دارالبشائر الاسلامیہ، بیروت۔

فہارس کتب الرجال غیر المختصۃ بالضعفاء:

- فہارس الاحادیث والآثار لکتاب الکئی والاسماء، للدولابی، عالم الکتب، بیروت۔
- فہارس التاریخ الکبیر، للبخاری، دارالکتب العلمیہ، بیروت۔
- فہارس الجرح والتعديل، لابن ابی حاتم الرازی، دارالکتب العلمیہ، بیروت۔
- فہارس احادیث حلیۃ الاولیاء، دارالکتب العلمیہ، بیروت۔
- فہارس احادیث وآثار تاریخ جرجان، جامعۃ الامام محمد بن سعود، الرياض۔
- فہارس کتاب الثقات، لابن حبان، مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، بیروت۔
- فہارس مختصر تاریخ دمشق، لابن منظور، دارالفکر المعاصر، بیروت۔
- فہارس الطبقات الکبریٰ، لابن سعد، دارالکتب العلمیہ، بیروت۔
- فہارس تاریخ بغداد، دارالکتب العلمیہ، بیروت۔
- فہارس زیول تاریخ بغداد، دارالکتب العلمیہ، بیروت۔

فہارس کتب الرجال الضعفاء:

- بلوغ الآمال فی ترتیب احادیث میزان الاعتدال، الکتب الاسلامی، بیروت۔
- فہارس کتاب المحررین والضعفاء، لابن حبان، دارالجمیل، بیروت۔

معجم الکامل فی ضعف الرجال، دار الفکر، بیروت۔

مندرجہ بالا تمام کتب میں احادیث الف، بائی ترتیب سے لکھی گئی ہے۔

۴۔ متن و سند کے لحاظ سے (حدیث کا حال معلوم کر کے) تخریج حدیث:

حدیث کے متن یا سند میں جو چیزیں اور صفات ہوں۔ ان پر غور و فکر کر کے حدیث کا تخریج تلاش کیا جائے۔
یادہ صفات معلوم ہونے کی بناء پر کتب حدیث میں تلاش کی جائیں۔ جو کتب ان صفات کے لئے سند یا متن کے لحاظ لکھی گئی ہوں۔

۱۔ المتن:

جب حدیث کی کتاب میں وضع کی علامت ظاہر ہوں اور اس میں رکاکت لفظی یا فساد معنی یا قرآن کی صریح خلاف ورزی ہو تو عام طور پر یہ احادیث موضوعات کی کتابوں میں ملیں گی ان میں اس حدیث کی تخریج ہوگی اور جمع کرنے والے کا کا نام ہوگا اس سلسلے کی چند کتب درج ذیل ہیں:

۱۔ الموضوعات الکبریٰ، ابن الجوزی (م ۵۹۷ھ)۔

۲۔ تنزیہ الشریعہ المرفوعہ عن الاحادیث الشدیدۃ الموضوعۃ:

ابن عراقی (م ۹۶۳ھ): یہ ابواب پر مرتب ہے۔

۳۔ المصنوع فی معرفۃ الحدیث الموضوع المسی:

الموضوعات الصغریٰ: ملا علی قاری (م ۱۰۱۴ھ) یہ معجم کے حرف پر مرتب ہے۔ اگر تلاش کی جانے والی حدیث قدسی ہوگی تو ہم اس کو حدیث قدسیہ میں تلاش کریں گے۔ الاتحافات السنیۃ بالا احادیث القدسیہ۔ عبدالرؤف مناوی (م ۱۰۳۱ھ)

ب۔ جب کسی حدیث میں سند کی لطائف سے متعلق بات ہو تو ایسی حدیث کو سند سے متعلق کتب میں دیکھا جائے گا۔

مثلاً: ۱۔ حدیث کسی باپ کی بیٹے سے مروی ہو تو تخریج کا قرب مصدر جس میں روایت الالباء عن الالباء کی حدیث میں دیکھیں گے۔ مثلاً: تاب روایۃ الالباء عن الالباء: خطیب بغدادی (م ۴۶۳ھ)۔

۲۔ اگر حدیث مسلسل ہو تو ایسی کتب سے مدد لی جائے گی جو حدیث مسلسلہ کے بارے میں ہوں، مثلاً: السلسلات الکبریٰ: امام سیوطی (م ۹۱۱ھ)

فن تخریج حدیث

۳۔ حدیث مرسل ہو تو مراسیل کی کتابوں میں دیکھا جائے گا۔ مثلاً: مراسیل ابی داؤد (م ۲۷۵ھ) یہ ابواب کے لحاظ سے مرتب کی گئی ہے۔ المراسل عبدالرحمن بن ابی حاتم (م ۳۲۷ھ)

۴۔ اگر سند میں راوی ضعیف ہو تو کتب ضعیفاء میں دیکھا جائے گا۔

۱۔ الکامل فی ضعیفاء الرجال: ابن عدی (م ۳۶۵ھ)

۲۔ میزان الاعتدال: ذہبی (م ۴۸۷ھ)۔

۳۔ لسان المیزان: ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ)

متن و سند کا اکٹھا ہونا:

ایسی صفات و احوال جب متن و سند میں اکٹھے ہو جائیں گے تو ایسی کتابوں کو دیکھیں گے جو ان کے لئے تیار کی گئیں ہیں۔ مثلاً:
۱۔ علل الحدیث: ابو محمد عبدالرحمن بن ابی حاتم (م ۳۲۷ھ) یہ ابواب پر مرتب ہے۔ اور اس میں ۲۸۴۰ احادیث ہیں۔ اس کی ابتدا میں علل احادیث کے متعلق مکمل اسانید کے ساتھ محدثین کے اقوال لکھے ہیں۔

مثلاً: عبدالرحمن مہدی کا قول: لان اعرف علة حدیث هو عندی احب الی ان اکتب حدیثاً لیس

عندی (۳۲)

۲۔ الاسماء المبهمة فی الانباء المحکمة بغدادی: خطیب بغدادی (م ۴۶۳ھ)۔

۳۔ المستفاد من مهمات المتن والاسناد: البوزرعة (م ۸۲۶ھ) یہ فقہی ابواب پر مرتب ہے۔

۵۔ حدیث کے الفاظ کے ذریعے تخریج:

اس طریقہ میں ایسے کلمہ کے ذریعے تخریج کی جاتی ہے جو حدیث میں کم آتا ہے۔ یعنی عبارت میں آنے والا ایسا لفظ جو بکثرت استعمال نہ ہوتا ہو اس کو اس کتاب میں بنیاد بنایا گیا ہے۔ مثلاً: المجمع المفہر س لا لفاظ الحدیث النبوی، پروفیسر وٹنک، اس کتاب کو نو (۹) سے مرتب کیا گیا ہے کتب صحاح ستہ، سنن دارمی (کتاب پر مسند دارمی لکھا ہے) مؤطا مالک، مسند احمد بن حنبل۔ صفحات کے نیچے مختلف الفاظ دے گئے ہیں۔

ملاحظہ ہوں۔ خ یعنی البخاری، م یعنی مسلم بن الحجاج، د یعنی اباء داؤد، ت یعنی الترمذی، ن یعنی النسائی، ق یعنی ابن ماجہ، ویدی الدارمی، ط یعنی الطحاوی، جم یعنی احمد بن حنبل (۳۳)۔ اس وجہ سے آسانی رہتی ہے اس کتاب کو احادیث کے مادہ کے لحاظ سے مرتب کیا گیا ہے۔ الفاظ کے ساتھ حدیث میں کتاب کا نام، مثلاً: الصلوة، اور پھر باب کے نمبر لکھا ہوتا ہے، سوائے مسند احمد کے، اس قدیم مصری نسخے کی جلد اور صفحہ نمبر بھی ہوتا ہے۔ احادیث کے الفاظ ہو ہونے کی صورت میں احادیث تلاش کر لی

فنِ تخریج حدیث

جاتی ہیں، مثلاً حدیث: ایاکم والجلوس علی الطرقات، کو جلوس کے مادۃ: جلس میں تلاش کیا تو اس طرح سے ملا: ایاکم والجلوس علی الطرقات، خ مظالم ۲۲، استنذان ۲، ملباس ۱۱۴، داب ۱۲، استنذان ۳۰، دی استنذان ۲۲، حم ۳/۳۶۔ (۳۴) اسی اس حدیث کو: طرقات کے مادے طرق میں دیکھا تو اس طرح سے ملا: ایاکم والجلوس علی الطرقات، خ مظالم ۲۲، استنذان ۲، ملباس ۱۱۴، داب ۱۲، حم ۳/۳۶، ۶۱، ۴۷۔ (۳۵) لیکن بعض اوقات اس کتاب ۱۱ احادیث نہیں ملتیں۔ معلوم ہوتا ہے مکمل طور پر تب کی احادیث نہیں لی گئیں۔

نامور محدثین کی تخریج حدیث کے شاہکار نمونے:

۱۔ معروف محدث احمد صقر نے ”دلائل النبوة“ امام بیہقی کو ایڈٹ کیا۔ اس کے مقدمہ تحقیق کے آخر میں لکھا ہے:

وبعد: فانی ارجو أن اكون قد وقفت في تحقيق هذا الكتاب وتخريج نصوصه على نحو يرضى كرام العلماء، واسأل الله سبحانه أن يتقبل عملي فيه وأن يذيقني ومؤلفه من رحمته ومثوبته يوم تجد كل نفس ما عملت من خير محضراً، أنه أكرم مسؤل وأجود مأمول. وصلى الله على محمد وعلى آله وصحبه وسلم (۳۶)

اس کتاب پر ان کی تخریج بطور نمونہ دلائل نبوة کی عبارت ملاحظہ ہو: ۷

عن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود، عن أبيه، قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: نَصَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَذَاهُ كَمَا سَمِعَهُ، وَرَبِّ مَبْلَغٍ أَوْ عَى مِنْ سَامِعٍ (۳۷)۔
اس حدیث پر احمد صقر نے یہ حاشیہ لکھا ہے:

الحديث من رواية ابن مسعود أخرجه أحمد في المسند ۶/۹۶ (المعارف) والشافعي في الرسالة ص ۴۰۱-۴۰۲، وابن حاتم في الجرح والتعديل ۱/۹-۱۰، وابن ماجه في مقدمة السنن ۱/۸۵، والترمذي في جامعه: كتاب العلم: باب ماجاء في الحث على تبليغ السماع ۲/۱۱۰-۱۰۹، ابن حبان في صحيحه ۱-۲۲۴ (المعارف) وانظره في جامع بيان العلم ۱/۴۰، والكفاية ص ۹۴، ۹۵، ومعرفة السنن والآثار ۱/۱۵-۱۶. والاملاء ص ۱۵۳۔

اس حدیث سے آگے اصل کتاب دلائل النبوة کی عبارت اس طرح ہے:

قال الشافعي: فلما ندب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى استماع مقالته وأدائها امرأة يُؤدِّيها -والامرء واحد دلّ ماتقومُ الحجة به على من أدّى اليه (۳۸)
اس پر یہ حاشیہ لکھا ہے:

الرسالة ص ۴۰۲، ومعرفة علوم الحديث للحاكم ص ۲۶۰، والكفاية ص

۲۔ مشہور محدث محمد احمد شاہ نے لاملام احمد ضیل کو ایڈٹ کیا تحقیق کا نمونہ مع عبارت مسند ملاحظہ ہو:

حدثنا أبو سعيد مولى بنى هاشم حدثنا شداد، يعنى ابن سعيد، حدثنا غيلان بن جرير بن مطرف قال: قلنا للزبير يا أبا عبد الله، ما جاء بكم؟ ضيعتم الخليفة حتى قُتل، ثم جئتم تطلبون: بدمه إقال الزبير: انا قرأنا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبى بكر وعمر وعثمان: (اتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة) لم تكن نَحْسِبُ أنا اهلها، حتى وقعت منا حيث وقعت (۳۹).

اس پر حاشیہ لکھا ہے۔

اسنادہ صحیح۔ شداد بن سعید الراسبی: ثقة، غیلان بن جریر الأزدی: ثقة۔ مطرف ہو ابن عبد اللہ بن الشخیر الحرشی العامری، وهو تابعی ثقة، كان ذا فضل وورع وأدب، ولد فی حياة رسول الله۔ "الشخیر" بكسر الشین وتشديد الخاء المكسورة "الحرشی" بفتح الحاء والراء۔ والحديث ذكره ابن كثير فى التفسير ۴/ ۳۹، عن المسند۔ ثم قال: وقد رواه البزار من حديث مطرف عن الزبير، وقال: لا نعرف مطرفاً روى عن الزبير غير هذا الحديث۔ وهو أيضاً فى الزوائد ۷/ ۲۷.

وقال: رواه أحمد بإسنادين، رجال أحدهما رجال الصحيح" يريد به هذا، ويريد به هذا، ويريد بالأسناد الآخر ما يأتى ۱۴۳۸.

ایک اور روایت میں اس طرح ہے:

حدثنا رَوْح حدثنا محمد بن ابى حفصة حدثنا الزهرى عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس قال: سمعت عبد الرحمن بن عوف يقول: سمعت رسول الله ﷺ يقول: اذا كان الوباء بأرض وأنت بها فلا تخرج منها (۴۰)

اس پر محمد احمد شاہ نے حاشیہ طرح لکھا ہے:

اسنادہ صحیح، محمد بن أبی حفصة البصرى: ثقة، وثقه ابن معين وأبو داؤد وغيرهما، وترجمه البخارى فى الكبير ۱/ ۱/ ۲۲۶ باسم "محمد بن ميسرة" وهو اسم أبى حفصة، وأخرج له الشيخان، عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود: تابعى ثقة فقيه شاعر، كثير الحديث والعلم۔ والحديث رواه البخارى ۱۰: ۱۵۱، ۱۲: ۳۰۳، ۱: ۱۸۸، وأبو داؤد ۳: ۱۵۳ - ۱۵۴ من

طرق الزهرى عن عبد الحميد بن عبد الرحمن بن زيد بن الخطاب عن عبيد الله بن عبد الله بن

فن تخریج حدیث

الحرث بن نوفل عن ابن عباس، وفيه قصة عند البخاری ومسلم وسيأتي من هذه الطريق ١٦٧٩، والمردبالوباء هنا الطاعون، وانظر ١٦٧٨.

٣. معروف محدث ناصر الدين الالباني في "سلسلة الاحاديث الصحيحة" میں یہ حدیث لکھی ہے:
انما بعثت لاتمم مكارم (وفى رواية صالح) الاخلاق (٤١).
اس پر حاشیہ اس طرح لکھا ہے۔

رواه البخاری فی الأدب المفرد رقم (٢٧٣) وابن سعد فی "الطبقات" (١٩٢/١)، والحاكم (٦١٣/٢)، واحمد (٣١٨/٢) وابن عساکر فی "تاریخ دمشق" (١/٢٦٧/١) من طریق ابن عجلان عن الققعاع بن حکیم عن أبی صالح عن أبی هريرة مرفوعاً. وهذا اسناد حسن، وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم "ووافقه الذهبي! وابن عجلان، انما أخرج لهمسلم مقروناً بغيره.
وله شاهد، أخرجه ابن وهب في "الجامع" (ص ٧٥): أخبرني هشام بن سعد عن زيد بن أسلم مرفوعاً به. وهذا مرسل حسن الاسناد، فالحديث صحيح، وقد رواه مالك في "الموطأ" (٢/٨٠٤) بلا غاؤ وقال ابن عبد البر: "وهو حديث صحيح متصل من وجوه صحاح عن أبی هريرة وغيره"

٤. ناصر الدين الالباني في "سلسلة الاحاديث الضعيفة والموضوعة" میں یہ حدیث لکھی ہے: كان يأخذُ مِنْ حَيَّةٍ: مِنْ عَرَضَهَا وَطَوَّلَهَا (٤٢) .

اس پر حاشیہ اس طرح لکھا ہے:

موضوع: أخرجه الترمذی (١١/٣)، والعقيلي في "الضعفاء" (ص ٢٨٨)، ابن عدی (٢/٢٤٣)، وأبو الشيخ في اخلاق النبي صلى الله عليه وسلم (٣٠٦)

من طريق عمر ابن هارون البلخي عن أسامة بن زيد عن عمر بن شعيب عن ابيه عن جده مرفوعاً. وقال الترمذی: "هذا حديث غريب، سمعت محمد بن اسماعيل يقول عمر بن هارون مقارب الحديث، لا أعرف له حديثاً ليس له أصل - أو قال: يتفرد به - الا هذا الحديث" قلت: وفي ترجمة رواه العقيلي، ثم "قال ولا يعرف الا به، وقد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم باسانيد جياد أنه

فن تخریج حدیث

قال: اعفوا للحي، وأحفوا الشوارب، وهذه الرواية أولى "وعمر هذا: قال في "الميزان" قال ابن معين كذاب خبيث وقال صالح جزرة كذاب "ثم ساق له هذا الحديث لكن قال ابن عدى عقبة - "وقد روى هذا عن اسامة غير عمر بن هارون - "فلينظر، فانه خلاف ما قال البخاري والعقيلي أنه يفرد به عمر -

۵۔ امام بغویؒ کی مصابیح السنہ کی تحقیق یوسف عبدالرحمن المرعشی، محمد سلیم سارہ، اور جمال حمادی الذہبی نے کی ہے بطور مثال حدیث اس طرح ہے: وقالت عائشة رضي الله عنها: كان رسول الله ﷺ ليصلي الصبح فينصرف النساء متلفعات بمروطهن ما يعرفن من الغلس (۴۳) اس پر حاشیہ اس طرح لکھا ہے۔

متفق عليه أخرجه: البخاري في الصحيح ۳۴۹/۲، كتاب الأذان (۱۰)، باب انتظار الانس قيام الامام العالم (۱۳۳)، الحديث (۸۶۷) - مسلم في الصحيح ۴۴۶/۱، كتاب المساجد (۵)، باب استحباب التكبير بالصبح في أول وقتها، وهو التعليل (۴۰)، الحديث (۶۴۵/۳۳۲) - ومتعلقات: أي متجللات ومتلفعات، وبمروطهن: أي بأكسيتهن واحد ما مرط بكسر الميم (النووي، شرح صحيح مسلم ۱۴۳/۵ - ۱۴۴) و(الغلس): ظلمة آخر الليل -

علم تخریج حدیث سے متعلق کتب:

علم تخریج حدیث دیگر علوم کی طرح قدیم نہیں بلکہ اس کا رواج بعد میں پڑا، خاص کر اس وقت جب طالب علموں کو اسے پڑھانے کی ضرورت پڑی۔ اساتذہ نے اپنے پڑھانے اور طلباء کے فائدے کے لئے بعض کتاب لکھیں، جن میں سے بعض یہ ہیں:

- ۱۔ حصول التفریح بأصول التخریج، لابی الفیض بن الصدیق الغماری (م ۱۳۸۰ھ) الریاض بملکۃ الطبریۃ -
- ۲۔ حصول التفریح ودراسة الاسانید، للدکتور محمود الطحان، دارالقرآن الکریم، بیروت، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱م -
- ۳۔ کشف اللام عن اسرار تخریج الاحادیث سید الانام، الدکتور عبدالموجود محمد عبد اللطیف - مصر بدار ابن تیمیۃ، ۱۹۸۵م -
- ۴۔ طرق تخریج حدیث رسول اللہ ﷺ، الدکتور عبدالمحمدی عبدالقادر عبدالحادی - مصر، بدار الاعتصام، ۱۹۸۷م -
- ۵۔ اصول التخریج وطرق تخریج الحدیث، للدکتور شاکر ذیاب قیاض -
- ۶۔ منہج الدراسة الاسانید والحکم علیہا، ویلیہ دراسة فی تخریج الاحادیث، للدکتور ولید بن حسن العانی (۱۴۱۶ھ - ۱۹۹۶م) الأردن بدار الفاسک ۱۴۱۸ھ - ۱۹۹۷م -
- ۷۔ علم تخریج الاحادیث: اصولہ - طرائقہ - منہجہ - لدکتور، ح، محمد بکار - دارطیبة الریاض، ۱۴۱۸ھ

- ۸- تخریج الحدیث، لدکتورهمام عبدالرحیم سعید۔ جامعۃ القدس المفتوحة فی عمان ۱۹۹۶ھ
- ۹- تبسیط علم التخریج، الدکتور مصطفیٰ سلیمان الندوی، نشر دار الکلمۃ۔
- ۱۰- التأسیل لأصول التخریج، للشیخ بکر بن عبداللہ البوزید، نشر دار العاصمة فی الرياض، ۱۴۱۳ھ۔
- ۱۱- مفاتیح علوم الحدیث بطریق تخریج، لمجد عثمان الخشت، مکتبۃ الساعی الرياض۔
- ۱۲- فن تخریج الحدیث، للدکتور عزت علی عید عطیہ۔ وهو مقال نُشر فی مکتبۃ الشرعیۃ واصل الدین والعلوم العربیۃ والاسلامیۃ بالقسم، ۱۴۰۱ھ- ۱۴۰۲ھ، السنۃ الثانیۃ، العدد الثانی۔ ۱۳- مناهج المحدثین: حدودها وغاياتها ومصادرها، الدکتور نور الدین عتر حفظہ اللہ ورعاہ۔ وهو مقال نُشر فی مجلۃ الاحمدیۃ، العدد الخامس، المحرم ۱۴۲۱ھ نیسان ۲۰۰۰م۔ میز فیہ بین التخریج ومناهج المحدثین۔
- ۱۴- طرق تخریج اقوال الصحابة والتابعين: تکملة کتاب طرق تخریج حدیث رسول اللہ ﷺ و- عبدالمجید عبدالقادر عبدالهادی، القاہرۃ: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۷ھ۔
- ۱۵- تخریج الحدیث الشریف، د- علی نانف بقاعی، دار البشائر الاسلامیۃ، بیروت ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰م الطبعة الاولى۔

(حوالہ جات)

- ۱۔ فیروز آبادی، القاموس المحیط ۱/۱۹۱-۱۹۲۔
- ۲۔ حمد بن فارس، معجم مقاییس اللغة (تحت مادیہ، تحقیق عبدالسلام، دارالاحیاء التراث العربیہ القاہرہ، ۱۳۶۶ھ، ۲/۱۷۵)۔
- ۳۔ ابن منظور، لسان العرب (دار صادر بیروت) ۲/۲۴۹-۲۵۴۔
- ۴۔ سورۃ النازعات: ۲۹، البغوی، معالم التنزیل (مصطفیٰ البابی واولادہ بمصر الطبعة الثانیة ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۵م) ۳/ص ۷۔
- ۵۔ ابراہیم مصطفیٰ، احمد حسن زیات وغیرہ، المعجم الوسیط، (المکتبۃ الاسلامیۃ استانبول، ترکیا) ۲۲۲۔
- ۶۔ ابوالفضل عبدالحمید یلداوی، مصباح اللغات (سعید اینڈ کمپنی کراچی، ۱۹۷۳ء) ۱۹۵۔
- ۷۔ ڈاکٹر محمود الطحان، اصول التخریج ودراسات الاسانید (دار القرآن الکریم، بیروت، الطبعة الثانیة ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱م) ۱۲-۱۳۔
- ۸۔ احمد بن محمد الغماری، حصول التفریق باصول التخریج (مکتبۃ طبریۃ، الریاض، الطبعة الاولی ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲م) ۱۳۔
- ۹۔ ایضاً، ص ۱۴۔
- ۱۰۔ ابن الصلاح، علوم الحدیث المعروف مقدمہ ۲۲۸۔
- ۱۱۔ السخاوی، محمد بن عبدالرحمن، فتح المغیث شرح الفیہ الحدیث ۲/۳۳۸۔
- ۱۲۔ عبدالرؤف المناوی، فیض القدر شرح الجامع الصغیر ۱/۲۰۔
- ۱۳۔ ابو محمد عبدالمہدی بن عبدالقادر عبدالحادی، طرق تخریج حدیث (دار الاعتصام قاہرہ) ۱۱-۱۴۔
- ۱۴۔ ان کتب کا ذکر تفصیل سے آ رہا ہے۔ بطور مثال: تخریج احادیث تفسیر، بیضاوی، اور نصب الراية تخریج احادیث ہدایہ۔
- ۱۵۔ الحاکم، معرفۃ علوم الحدیث (دار الآفاق الجدیدۃ، بیروت، الطبعة الرابعۃ ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء) ص ۱۴۔
- ۱۶۔ الذہبی، تذکرۃ الحفاظ (دائرۃ المعارف عثمانیہ، حیدرآباد ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۶ء الطبعة الثانیۃ) ۱-۶۔
- ۱۷۔ بخاری، الجامع الصحیح (مکتبۃ دارالسلام الریاض۔ الطبعة الثانیۃ، ۱۹۹۹ء) ص ۱۱۹۰، حدیث نمبر ۶۹۰۵-۶۹۰۶۔
- ۱۸۔ ذہبی، تذکرۃ الحفاظ ۱/۱۰؛ محمد بن ابراہیم الوزیری الیمانی، العواصم والقواصم فی الذب عن سنۃ ابی القاسم (دار البشیر، عمان ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء الطبعة الاولی) ص ۱۰۲۔
- ۱۹۔ مسلم، الجامع الصحیح ۱/۳۳۔
- ۲۰۔ ابوالفیض احمد غماری، حصول التفریق، باصول التخریج (مکتبۃ طبریۃ الریاض) مکمل تفصیل۔
- ۲۱۔ عبداللہ السعدی، علم الحدیث (مجلس نشریات اسلام، اسکے ناظم آبادیشن کراچی) ص ۷۷۔
- ۲۲۔ اس کتاب کو سیرچیز، اسلامیا یونیورسٹی بہاولپور نے شائع کیا ہے۔
- ۲۳۔ یہ کتاب النور انٹرنیشنل بھاولپور کی طرف سے ۲۰۰۰ء میں شائع ہوئی۔

- ۲۴۔ ڈاکٹر محمود الطحان، اصول التخریق ودراسات الاسانید۔
- ۲۵۔ ابوداؤد طیالوسی، المسند (دارالمعرفہ، بیروت) ص ۲۔
- ۲۶۔ احمد المسند (دارالفکر القاہرہ) ۱۴/۱، مسند احمد کی پہلی جلد کے ص ۱۹۶ تک عشرہ مبشرہ کی مسانید ہیں بعد از آن دیگر صحابہ کرام کی مسانید ہیں۔
- ۲۷۔ الطبرانی، المعجم الصغیر (مؤسسۃ الکتب الثقافۃ بیروت ۱۹۸۶ء، الطبعة الاولى) ص ۴۱۔
- ۲۸۔ المزنی، ابوالحجاج، تحفۃ الاشراف (المکتب الاسلامی بیروت ۱۹۸۳م الطبعة الثانية ۱/۷-۸۔
- ۲۹۔ سیوطی، عبدالرحمن، الدرر المنشرة فی الاحادیث المشتملة (المکتب الاسلامی، بیروت ۱۹۸۴م الطبعة الاولى) ص ۳۹۔
- ۳۰۔ ایضاً، ۱۹۱۔
- ۳۱۔ سیوطی، عبدالرحمن، الجامع الصغیر (المکتبۃ الاسلامیہ سمندری ۱۳۹۴ھ) ۱/۱-۳۔
- ۳۲۔ ابن ابی حاتم، عبدالرحمن، علل الحدیث (دارالمعرفہ بیروت ۱۹۸۵م) ۱/۹۔
- ۳۳۔ ورنک، المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی (مکتبۃ ای۔ جے لیڈن ۱۹۳۶م) ۲/۱۔
- ۳۴۔ ایضاً ۱/۳۵۹۔
- ۳۵۔ ایضاً ۳/۵۴۳۔
- ۳۶۔ بیہقی، دلائل النبوة (مطابع الازہار ام التجرایۃ ۱۹۶۹ء، ۱۲/۱، مقدمة التحقيق۔
- ۳۷۔ بیہقی، دلائل النبوة ۱/۳۳۔
- ۳۸۔ ایضاً۔
- ۳۹۔ احمد، المسند دارالمعارف بمصر ۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰م) ۲/۱۴۱۵۔
- ۴۰۔ احمد، المسند ۲/۱۶۶۷۔
- ۴۱۔ ناصر الدین الالبانی، سلسلة الاحادیث الصحیحة (المکتبۃ الاسلامیہ بیروت) ۱/۶۷۔
- ۴۲۔ ناصر الدین الالبانی، سلسلة الاحادیث الضعیفہ (المکتبۃ المعارف الریاض ۱۹۹۲، الطبعة الاولى) ۱/۴۵۶۔
- ۴۳۔ بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود، مصابیح السنة۔ (دارالمعرفہ بیروت ۱۹۸۷م الطبعة الاولى) ۱/۲۵۹۔